مسئلہ وحدت الوجود

تصنیف لطیف:۔

القول المسعود المحود
فی
مسئلۃ الوحدۃ الوجود

القول المسعود المحود

فی

مسئلۃ الوحدۃ الوجود

مسئلہ وحدت الوجود

تصنیف:۔ اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

القول المسعود المحمود

فی

مسئلة الوحدة الوجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ہوالحق۔ بشرف ملاحظۂ عالیہ عالی جناب حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہم العالی مجدد مأتہ حاضرہ۔ یا حضرت اقدس دام فیوضاتکم العالیہ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، صدآداب نیاز مندانہ بجالاکر عارض ہوں کہ اس جگہ دربارۂ مسئلہ وحدت الوجود وسماع، علماء میں سخت اختلاف ہے، زید کہتا ہے مسئلہ وحدۃ الوجود حق ہے اور صحیح ہے، جو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام واولیائے عظام علیہم الرضوان کا مشرب ہے، اور سماع لاہلہ شرعاً درست ہے، ہر دو مسائل کا ثبوت کتب اسلامیہ سے موجود ہے، بکر اس کے برخلاف ہے اور فتوے دیتا ہے کہ مشرب وحدۃ الوجود والے تمام کافر ہیں اور سماع بلاتخصیص مطلق حرام ہے اور اس کا مرتکب معاذ اللہ ملعون وکافر ہے، اور ہر دو مسائل کا ثبوت کسی کتاب اسلامی میں نہیں۔ فلہٰذا بکمال ادب معروض کہ بحوالہ کتب معتبرہ وفتویٰ خود سے ہم امت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بواپسی جواب سرفرازی بخشیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کون کاذب، تاکہ تشویش اور خطرہ ایمانی بین المسلمین نہ آئے۔ والاجر علی اللہ العارض

خادم العلماء والفقراء، فقیر نور احمد فریدی چشتی

از فرید آباد، ڈاک خانہ غوث پور ریاست بہاول پور بقلم خود۔

الجواب

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'۔ یہاں تین چیزیں ہیں، توحید۔ وحدت۔ اتحاد

توحید۔ مدار ایمان ہے اور اس میں شک کفر۔

وحدت وجود حق ہے، قرآن عظیم واحادیث وارشادات اکابر دین سے ثابت اور اُس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شنیع خبیث کا کفر ہے۔

رہا **اتحاد**، وہ بے شک زندقہ والحاد، اور اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا۔

ع گر فرق مراتب نکند زندیق ست۔

حاش للہ، الٰہ الٰہ ہے اور عبد عبد، ہرگز نہ عبد الٰہ ہو سکتا ہے، نہ الٰہ عبد، اور وحدت وجود یہ کہ وجود واحد موجود واحد، باقی سب ظلال وعکوس ہیں

قرآن کریم میں ہے

کل شیء ھالک الا وجھه

صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید لا

کل شیء ما خلا اللہ باطل

سب میں زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی، لبید کی بات ہے کہ سن لو اللہ عزوجل کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے

کتب کثیرہ مفصلہٗ اصابہ نیز مسند میں ہے سواد بن وقارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی

فاشھد ان اللہ لا شیء غیرہ وانک مامون علی کل غائب

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ موجود نہیں اور حضور جمیع غیوب پر امین ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔

اقول۔ یہاں فرقے تین ہیں۔

ایک، خشک اہل ظاہر کہ حق وحقیقت سے بے نصیب محض ہیں، یہ وجود کو اللہ ومخلوق میں مشترک سمجھتے ہیں۔

دوم، اہل حق وحقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدتِ وجود ہیں۔

سوم، اہل زندقہ وضلالت کہ اِلٰہ ومخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص وشئے کی الوہیت کے مقر ہیں، ان کے خیال واقوال اس تقریبی مثال سے روشن ہوں گے،

ایک بادشاہ عالی جاہ آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے، جس میں تمام مختلف اقسام واوصاف کے آئینے نصب ہیں، آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ اُن میں ایک ہی شئے کا عکس کس قدر مختلف طوروں پر متجلی ہوتا ہے، بعض میں صورت صاف نظر آتی ہے، بعض میں دھندلی، کسی میں سیدھی، کسی میں اُلٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی بعض میں چوڑی، کسی میں خوش نما کسی میں بھونڈی۔ یہ اختلاف ان کی قابلیت کا ہوتا ہے، ورنہ وہ صورت جس کا اُن میں عکس ہے خود واحد ہے۔ ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں، متجلی اُن سے منزہ ہے، ان کے اُلٹے بھونڈے دھندلے ہونے سے اس میں کوئی قصور نہیں آتا واللہ المثل الاعلیٰ، اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے۔

اول۔ ناسمجھ بچے انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آرہے ہیں جیسا وہ، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے تابع ہیں، جب وہ اُٹھتا ہے، یہ سب کھڑے ہوجاتے ہیں، وہ چلتا ہے، یہ سب چلنے لگتے ہیں، وہ بیٹھتا جاتا ہے، یہ سب بیٹھ جاتے ہیں۔ تو ہیں یہ بھی اور وہ بھی، مگر وہ حاکم ہے، یہ محکوم، اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے، یہ سب اُسی کے عکس ہیں، اگر اس سے حجاب ہوجائے، تو یہ سب صفحۂ ہستی سے معدوم محض ہوجائیں گے، ہوکیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں، حقیقتاً بادشاہ ہی موجود ہے، باقی سب پرتو کی نمود ہے۔

دوم۔ اہل نظر وعقل کامل، وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد لائے کہ بے شک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے، وجود ایک وہی ہے، یہ سب ظل وعکس ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے، اس تجلی سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ پھر اُن میں کچھ رہتا ہے، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں، اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم وفانی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس کا

نمود، وجود میں اس کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی، یہ ناقص ہیں، وہ تام یہ ایک ذرّہ کے بھی مالک نہیں۔ اور وہ سلطنت کا مالک، یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیات، علم، سمع، قدرت، ارادہ، کلام سب سے خالی ہیں، اور وہ سب کا جامع تو یہ اس کا عین کیونکر ہوسکتے ہیں۔ لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں، بلکہ وہ ہی وہ ہے اور یہ صرف اس کی تجلی کی نمود، یہی حق وحقیقت ہے اور یہی وحدت الوجود۔

سوم۔ عقل کے اندھے سمجھ کے اوندھے ان ناسمجھ بچوں سے بھی گئے گزرے، انہوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی، جو حرکت وہ کرتا ہے، یہ سب بھی، تاج جیسا اس کے سر پر ہے بعینہٖ ان کے سروں پر بھی۔ انہوں نے عقل ودانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا کہ یہ سب کے سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب ونقائص ونقصان قوابل کے باعث ان میں تھے، خود بادشاہ کو ان کا مورد کردیا کہ جب وہی ہیں تو ناقص، عاجز، محتاج، الٹے، بھونڈے اور دھندلے کا جو عین ہے، قطعاً انہیں ذمائم سے متصف ہے

تعٰلی اللہ عما یقول الظٰلمون علوا کبیرا

انسان اپنا عکس ڈالنے میں آئینہ کا محتاج ہے اور وجود حقیقی احتیاج سے پاک، وہاں جسے آئینہ کہے وہ خود بھی ایک ظل ہے، پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے، جس میں انسان کے صفات مثل کلام وسمع وبصر وعلم وارادہ وحیات وقدرت سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا، لیکن وجود حقیقی عز جلالہ کی تجلی نے اپنے بہت ظلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پرتو ڈالا، یہ وجوہ اور بھی ان بچوں کی نافہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کا باعث ہوئیں، اور جن کو ہدایت حق ہوئی وہ سمجھ لئے ہیں کہ ؎

چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

انہوں نے ان صفات اور خود وجود کی دو قسمیں کیں، حقیقی ذاتی کہ متجلی کے لئے خاص ہے اور ظلی عطائی کہ ظلال کے لئے ہے اور حاشا یہ تقسیم اشتراک معنی نہیں بلکہ محض موافقت فی اللہ، یہ ہے حقیقت وعین معرفت۔ وللہ الحمد

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا اللہ لقد جاء ت رسل ربنا بالحق صلی اللہ تعالیٰ علیھم وعلی سیدھم ومولا ھم وبارک وسلم سماع مجرد کہ جملہ منکرات شرعیہ سے خالی بلاشبہ

اہل کو مباح بلکہ مستحب ہے، اس پر انکار ستر صدیقوں پر انکار ہے اور معاذ اللہ صدیقین کی تکفیر کرنے والا خود کفر اخبث کا سزاوار ہے، اس کی تفصیل فتاوائے فقیر خصوصاً رسالہ **اجل التجیر** میں ہے، ہاں مزامیر شرعاً ناجائز ہیں،

حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوائد الفواد شریف میں فرمایا

مزامیر حرام ست

اور اہل اللہ کسی معصیت الٰہی کے اہل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(نقل از رسالہ ''یادگار رضا'' بریلی، جلد۲، شمارہ۸، یکم شوال ۱۳۴۶ھ)

(مخزونہ، کتب خانہ محمد عالم مختار حق، جھگیاں شہاب الدین، بندروڈ لاہور)